© rasailojaraid.com

تذکیر وموعظت

مترجم: محمد اسلم صدیق

آتش جہنم ذلت و رسوائی کا گھر ہے!

انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے اس بات کو بھول جاتا ہیں کہ اللہ تعالیٰ رحیم وکریم ہونے کے ساتھ سب سے بڑا عدل وانصاف کرنے والا اور اپنے وعدوں کو سب سے زیادہ پورا کرنے والا بھی ہے۔ چنانچہ وہ اپنے نافرمانوں اور اطاعت کرنے والوں کے مابین بھی پورا پورا انصاف کرے گا اور حسبِ وعدہ بھلائی اور برائی کے ایک ایک ذرّے کا اللہ تعالی حساب لے گا اور اس کا بدلہ عطا کرے گا۔

اعمال کی کوتاہی میں سرگرداں ہم لوگ اپنے آپ کو یہ کہہ کر تسلی دیتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالی اپنے بندوں پر بڑا رحم دل اور مہربان ہے، اس کی صفت رحیم وغفور ہے لیکن یہ بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شدید العقاب سخت سزا دینے والا بھی ہے جس کی گرفت بڑی سخت ہے۔ اسلامی ہدایات کے بموجب یوں تو لوگوں کو ترغیب اور خوشخبریاں ہی سنانا چاہئے لیکن اس کے ساتھ اسلام نے ترہیب 'ڈرانے' کا بھی طریقہ اختیار کیا ہے، چنانچہ اگلے صفحات میں جہنم کی جن خصوصیات کا تذکرہ کیا گیا ہے، ان میں سے بیشتر قرآنِ کریم سے ہی ماخوذ ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن نے اپنے مبارک کلمات سے جس پاکیزہ معاشرے کو تشکیل دیا ہے، اس کی صورت گری میں بھی ترغیب کے ساتھ ترہیب کا اُسلوب موجود ہے۔

مسلمانوں میں اکثر وبیشتر لوگ اس زعم میں مبتلا ہیں کہ شرک نہ کرنے والا یا نبی کریم ﷺ سے محبت کرنے والا جنت کا حق دار ہے لیکن یہ غلط فہمی ہے۔ اوّل تو نارِ جہنم سے ہر انسان چاہے نبی ہو یا ولی سب کو گزرنا ہے، پھر جس طرح جنت کے ہزاروں مراتب ہیں، اس طرح جہنم کے بھی کئی درجے ہیں۔ ہر انسان اپنے برے اعمال کا بدلہ پانے کے لئے جس وقت آتش جہنم کا سامنا کرے گا تو اس کو ملنے والا عذاب اس قدر دہشت ناک اور خوفناک ہوگا جس کو لمحہ بھر کے لئے بھی سوچنا انسان گوارا نہیں کرسکتا.......!!

آیئے! دارِ بقا کے ان مناظر کا آج سامنا کریں جہاں دائمی زندگی ہماری منتظر ہے، اس عارضی امتحان گاہ کو پس پشت ڈال کر جزا وسزا اور جنت وجہنم کے نکتہ نظر سے اپنی زندگی کی تشکیل نو کریں جن کے بارے میں رسالت مآبؐ کے فرامین اور قرآنِ کریم کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔ اس مصروف زندگی میں ہم چند لمحے نکال کر اس زندگی کے بارے میں بھی سوچیں جس کا وعدہ صادق ومصدوق ﷺ نے ہمیں دیا ہے۔

عرب ممالک کے سفروں کے دوران ایسے ہی موضوعات پر بعض کتابچے صفة النار اور کسب الثواب کے نام سے میری نظر سے گزرے جن کے ترجمہ کی ذمہ داری میں نے مجلس التحقیق الاسلامی کے مترجم جناب اسلم صدیق کے ذمے لگائی جن میں سے جہنم کے بارے میں کتابچہ ہدیۂ قارئین ہے۔ (حسن مدنی)

www.KitaboSunnat.com

© rasaeljarald.com

'جہنم' ذلت و رسوائی کا گھر ہے، عذاب و آلام کی خوفناک وادی، نحوست و بدبختی کا ایسا ٹھکانہ کہ جس سے بڑھ کر کوئی رسوائی نہیں ہوسکتی اور کوئی خسارہ اس سے بڑھ کر نہیں ہوسکتا۔ دلدوز چیخوں کا خوفناک منظر جن کو رقم کرتے ہوئے قلم کانپتی، آنکھیں روتی ہیں اور دل پاش پاش ہونے لگتا ہے۔ یہی اللہ کے دشمنوں، باغیوں اور نافرمانوں کا ٹھکانہ ہے۔

آج جب کہ چہار سو کفر وطغیان کا طوفان بپا ہے۔ انسانیت ایک دفعہ پھر بھٹک کر ہولناک پستی کے مہیب وعمیق غار میں سر کے بل گر پڑی ہے۔ ۱۵/سو سال پہلے کا پرانا دورِ جاہلیت اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ موجود ہے۔ قوت کی تلوار ایک بدمست ہاتھی کے ہاتھ پڑ گئی ہے، جس نے کائنات کو جہنم زار بنا دیا ہے۔ مغرب کی حیا باختہ گندی تہذیب کواڑ توڑ کر ہمارے گھروں میں داخل ہوچکی ہے۔ گذشتہ اقوام کو جن جرائم کی وجہ سے ذلت آمیز عذابوں سے دوچار ہونا پڑا، آج امتِ محمدیہ ان سے مکمل لتھڑ چکی ہے۔ مخلوقِ خدا دنیا کی لذت کوشیوں میں منہمک خدا اور دارِ آخرت کو فراموش کرکے خود فراموش بن گئی ہے۔ اطاعتِ الٰہی سے انحراف، اللہ کی حدوں سے تجاوز، محارم کا ارتکاب عذابِ الٰہی کو دعوت دے رہا ہے۔

ان حالات میں ضروری ہے کہ دنیا کو بتایا جائے کہ تم بھٹک کر جن راستوں پر پڑ گئے ہو، وہ دلوں تک پہنچ جانے والی، دنیا کی آگ سے ستر گنا تیز آگ کی ایسی وادی کو لے جانے والے ہیں جسے جہنم کہتے ہیں۔ شاید ہولناک جہنم کی صورت گری ہمارے پتھر دلوں میں ایمان کی حرارت پیدا کرنے کا باعث بن جائے۔ یہی وجہ ہے کہ خود کائنات کا ربّ گم کردہ راہ انسانیت کو جہنم کی اس آگ سے ڈرا رہا ہے: ﴿فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى﴾ (اللیل:۱۴)

"لوگو! میں تمہیں دہکتی ہوئی آگ سے خبردار کرتا ہوں۔"

اسی طرح اللہ کے پیغمبر ﷺ نے بھی اُمت کو آگ کے عذاب سے ڈرایا:

«أنذرتكم النار ، أنذرتكم ، أنذرتكم النار» (مسند احمد:۱۷۹۳۱)

"لوگو! میں تمہیں آتش جہنم سے ڈراتا ہوں، لوگو! جہنم کی آگ سے بچاؤ کا سامان کرلو، لوگو! میں (محمدؐ) تمہیں جہنم کی آگ سے خبردار کرتا ہوں۔ شدتِ خوف سے لرزتی ہوئی آپؐ کی آواز دور دور تک سنائی دے رہی تھی اور چادر مبارک کندھوں سے نیچے گر گئی تھی۔"

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

ایسے وقت میں کہ میدانِ محشر میں حشر بپا ہوگا۔ اربوں کھربوں انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر موجزن ہوگا۔ سورج سوا نیزے پر اپنی پوری شدت سے انگارے برسا رہا ہوگا۔ لوگ اپنے اپنے پسینے میں غرق ہوں گے۔ محشر کے اس ہولناک منظر کو دیکھ کر آنکھیں پتھرا جائیں گی، دل اپنی جگہ چھوڑ کر منہ کو آرہے ہوں۔ آدم کی اولاد بے ہوشی کے عالم میں رَبِّ نَفْسِیْ رَبِّ نَفْسِیْ ربا! مجھے بچالے، ہائے ربّ! مجھے بچالے، کی پکار لگا رہی ہوگی۔

﴿وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيْدٌ﴾ (الحج:۲)

''لوگ تم کو مدہوش نظر آئیں گے، حالانکہ وہ نشے میں نہ ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب ہی کچھ ایسا سخت ہوگا۔''

اس حالت میں جہنم کی آگ کو لایا جائے گا۔ کس طرح

«لها سبعون ألف زمام مع كل زمام سبعون ألف ملك يجرونها»

(مسلم:۷۰۹۳، صحیح ترمذی:۲۰۸۲)

''وہ آگ ستر ہزار لگاموں میں جکڑی ہوگی۔ ہر لگام کو تھامنے والے ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔ (جہنمیوں کو دیکھ کر بپھری ہوئی یہ آگ غصہ سے دھاڑ رہی ہوگی)۔''

اللہ کا غضب اہل جہنم پر دیگر تمام عذابوں سے بھاری ہوگا

اہل جہنم یکے بعد دیگرے مختلف عذابوں کا مزا چکھیں گے۔ جہنم میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے جس سخت ترین عذاب سے سامنا ہوگا، وہ یہ کہ اللہ اہل جہنم پر غضب ناک ہوں گے اور اُنہیں بالکل بھول جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''روزِ قیامت جب مجرم انسان کو اللہ کی عدالت میں پیش کیا جائے گا تو اللہ عزوجل اس سے کہیں گے: اے انسان! کیا میں نے تجھے کان اور آنکھیں (فہم وبصیرت) نہیں دی تھیں؟ کیا میں نے تجھے مال و اولاد ایسی نعمتوں سے نہیں نوازا تھا؟ اے انسان! روئے ارض پر موجود حیوانات کو تیرا مطیع بنا دیا کہ تو ان پر حکمرانی کرتا تھا۔ تمام زمین کا تجھے مالک بنا دیا کہ تو اس کے سینہ کو چیر کر کاشت کاری کرتا تھا۔ بتا، کیا تجھے یقین نہ تھا کہ ایک روز ایسے ہولناک دن سے پالا پڑے گا؟ انسان کہے گا: نہیں! اللہ مجھے یقین نہ تھا۔ اللہ فرمائیں گے: جس طرح دنیا میں تو نے ہمیں فراموش کردیا آج ہم تجھے فراموش کرتے ہیں۔'' (صحیح الترمذی: ۱۹۷۸)

© rasailojaraid.com

قرآن اس پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے:

﴿فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ﴾

''آج ہم بھی انہیں اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح وہ اس دن کی ملاقات کو بھولے رہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے۔'' (الاعراف:۵۱)

رسوا کن استقبال

اہل جہنم کا روزِ قیامت جس رسوا کن طریقہ سے استقبال کیا جائے گا، اللہ عزوجل نے اس کا یہ نقشہ کھینچا ہے کہ انہیں نہایت ذلت آمیز طریقہ سے جہنم کی طرف دھکیلا جائے گا، وہ بھوک اور پیاس سے نڈھال ہوں گے۔ شدتِ خوف اور گھبراہٹ سے کلیجے منہ کو آرہے ہوں گے۔ انسان کے دائیں بائیں اس کے اعمال ہوں گے اور سامنے جہنم کی آگ شعلہ زن ہوگی۔ اس وقت وہ دارِ آخرت کو بھلا دینے والی لذت کوشیوں کو یاد کرکے کہے گا: کاش! میں آگے کے لئے کچھ کرلیتا، لیکن اس وقت سوائے حسرت وندامت کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

﴿وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى﴾

''اور جہنم اس روز سامنے لے آئی جائے گی۔ اس دن انسان کو سمجھ آجائے گی، لیکن اس روز سمجھ کا کیا حاصل؟'' (الفجر:۲۳)

پھر انسان آتش جہنم سے بچنے کے لئے مختلف تدابیر کرے گا۔ پہلے تو وہ اپنی سیاہ کاریوں سے منکر ہو جائے گا اور جہنم کا دل دوز منظر اسے اپنے ربّ کے سامنے جھوٹ بولنے پر مجبور کردے گا اور وہ صاف کہہ دے گا: ﴿وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ﴾ (الانعام:۲۳)

''اے ہمارے آقا، تیری قسم! ہم ہرگز مشرک نہ تھے۔''

لیکن یہ تدبیر بھی اُلٹی پڑ جائے گی۔ اللہ فرماتے ہیں:

﴿اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ (یٰسین:۶۵)

''آج ہم ان کے منہ بند کئے دیتے ہیں۔ ان کے ہاتھ ہم سے بولیں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ یہ دنیا میں کیا کمائی کرتے رہے ہیں۔''

جب یہ طریقہ بھی کارگر نہ ہوگا تو یہ مجرم انسان جہنم سے بچنے کے لئے ایک اور تدبیر کرے

گا۔قرآن جہنمی انسان کی اس بے بسی کا دلفگار منظر اس طرح بیان کرتا ہے:

﴿يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍم بِبَنِيْهِ * وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيْهِ * وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِىْ تُؤْوِيهِ* وَمَنْ فِي الاَرْضِ جَمِيْعًا * ثُمَّ يُنْجِيْهِ * كَلاَّ إِنَّهَا لَظٰى * نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى * تَدْعُوْا مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلّٰى﴾ (المعارج:١١تا١٧)

''مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لئے، اپنی اولاد کو، اپنی بیوی کو، اپنے بھائی کو، اپنے قریبی خاندان کو، جواسے پناہ دینے والا تھا اور روئے زمین کے سب لوگوں کو فدیہ میں دے اور یہ تدبیر اسے جہنم سے نجات دلا دے۔ ہرگز نہیں! وہ بھڑکتی ہوئی آگ کی لپیٹ ہوگی جو گوشت پوست کو چاٹ جائے گی جو غصہ سے دھاڑے گی: کہاں ہیں اللہ کے باغی اور راہِ حق سے انحراف کرنے والے؟''

اس کے بعد رحمت و شفقت سے ناواقف ایسے سخت دل فرشتوں سے سامنا ہوگا جن کی خوفناک شکلیں کسی عذاب سے کم نہ ہوں گی۔ وہ لوہے کے ہتھوڑوں سے ان کا استقبال کریں گے اور پھر گھسیٹ کرانہیں جہنم میں داخل کردیں گے۔فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتّٰى إِذَا جَاءُوْهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ*قِيْلَ ادْخُلُوْا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ﴾(الزمر:٧١،٧٢)

''وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تھا، وہ جہنم کی طرف گروہ درگروہ دھکیلے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے کارندے ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے رسول نہیں آئے تھے جنہوں نے تمہیں اپنے ربّ کی آیات سنائی ہوں اور تمہیں ڈرایا ہو کہ ایک دن تمہیں یہ دن بھی دیکھنا ہوگا۔ یہ جواب دیں گے کہ ہاں درست ہے،لیکن عذاب کا حکم کافروں پر ثابت ہو گیا۔کہا جائے گا اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ جہاں ہمیشگی ہے پس سرکشوں کا ٹھکانا بہت ہی برا ہے۔''

جہنم کے دروازے

قرآن جہنم کے سات دروازے بتلاتا ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

﴿وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ * لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ﴾ (الحجر:۴۳،۴۴)

''یہ جہنم (جس کی وعید پیروانِ ابلیس کے لئے کی گئی ہے) ہر دروازے کے لئے ان میں سے ایک حصہ مخصوص کردیا گیا ہے، جس سے وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔''

اور جہنم کے یہ دروازے ان گمراہیوں اور معصیتوں کے لحاظ سے ہوں گے جن پر چل کر انسان اپنے لئے جہنم کی راہ ہموار کرتا ہے: کفر و شرک کا راستہ، فسق و فجور کا راستہ، دجل ومنافقت کا راستہ، الغرض جس شخص کا جو وصف زیادہ نمایاں ہوگا، اس لحاظ سے اس کے لئے ایک دروازہ مخصوص ہوگا۔ حضرت علیؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

''جہنم کے دروازے یکے بعد دیگر منزلوں کی طرح ہیں۔ اوّل پہلی منزل بھرے گی، پھر دوسری، پھر تیسری حتیٰ کہ اس طرح جہنم کی ساری منزلیں بھر جائیں گی۔ (ابن کثیر:۱۶۲/۴)

پھر جہنم کے دروازے مجرموں پر بند کردیئے جائیں گے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿كَلاَّ لَيُنبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ * وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ * نَارُ اللهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الأَفْئِدَةِ * إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ * فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ﴾ (الهمزة:۴ تا ۹)

''ہرگزنہیں (ایسے مجرموں کو) تو چکنا چور کردینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا اور تمہیں کیا معلوم کہ کیا ہے وہ چکنار چور کردینے والی جگہ؟ اللہ کی آگ خوب بھڑکائی ہوئی جو دلوں تک پہنچے گی۔ وہ ان پر ڈھانک کر بند کردی جائے گی، اس حالت میں کہ وہ اونچے اونچے ستونوں میں گھرے ہوئے ہوں گے۔''

یعنی ''جہنم کے دروازوں کو بند کرکے ان پر لوہے کے اونچے اونچے ستون گاڑ دیئے جائیں گے۔'' (التحویف من النار، ازابن رجب: ص۶۶)

جہنم کی آگ سخت سیاہ ہے، وہ اہل جہنم کو سیاہ کوئلہ بنادے گی ان کی جلدیں اور چہرے سیاہ ہوجائیں گے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جہنم کی آگ ہزار سال تک بھڑکائی گئی تو اس کا رنگ سفید ہوگیا، پھر ہزار سال تک بھڑکائی گئی تو اس کا رنگ سرخ ہوگیا، پھر ہزار سال تک بھڑکائی گئی تو وہ سیاہ ہوگئی۔ اب وہ

© rasailojaraid.com

اندھیری رات سے بھی زیادہ سیاہ ہے۔'' (ترمذی:۲۵۹۱)

جہنم کی شدید حرارت، دھوئیں کے بادل اور فلک بوس شعلے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَا أَصْحٰبُ الشِّمَالِ* فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ* وَظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ *لاَّ بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ﴾ (الواقعہ:۴۱،۴۴)

''بائیں بازو والے، بائیں بازو والوں کی بدنصیبی کا کیا پوچھنا، وہ لُو کی لپٹ، کھولتے ہوئے پانی اور کالے دھوئیں کے سائے میں ہوں گے جو نہ ٹھنڈا ہوگا، نہ آرام دہ۔''

اللہ تعالیٰ جہنم کی شدت کا حال بیان کرتے ہیں:

اور جہنم کی وہ آگ کتنی شدید ہوگی، قرآن کی زبان میں

﴿سَأُصْلِيْهِ سَقَرَ * لاَ تُبْقِيْ وَلاَ تَذَرُ * لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ﴾ (المدثر: ۲۹)

''عنقریب میں اسے دوزخ میں جھونک دوں گا اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ دوزخ کیا ہے؟ کوئی بھی اس کی گرفت سے بچ نہ سکے گا اور وہ کھال اُدھیڑ کر رکھ دے گی۔''

آتش جہنم ہر چیز کو کھا جائے گی، کھالوں کو جلا کر کوئلہ بنا دے گی۔ ہڈیوں اور دل کے اندر گھس جائے گی، پیٹوں میں موجود سب کچھ پگھلا کر باہر نکال دے گی۔ صحیح مسلم کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''تمہاری یہ آگ جس کو آدم کی اولاد جلاتی ہے، جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے، لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہی آگ کافی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! وہ اس آگ سے ۶۹ حصے زیادہ ہے اور ہر حصہ تمہاری اس آگ کی طرح جلانے والا ہے۔'' (مسلم:۷۰۹۴)

جہنم میں مختلف قسم کے عذاب

* شدید سردی کا عذاب: آپ ﷺ نے فرمایا:

''دوزخ نے اپنے ربّ سے شکایت کی: یا ربّ! میرا بعض حصہ بعض کو کھا رہا ہے، مجھے سانس لینے کی اجازت دیجئے۔ اللہ نے اسے دو سانسوں کی اجازت دے دی، ایک موسم سرما میں اور ایک موسم گرما میں۔ گرمی کی شدت جو تم محسوس کرتے ہو، وہ اس جہنم کی سانس کی تپش ہے اور سردی کی وہ شدت جو تم محسوس کرتے ہو، وہ جہنم کی سانس کی تپش ہے۔'' (بخاری:۵۳۷)

www.KitaboSunnat.com

ایک اور عذاب جس سے دوزخی دوچار ہوں گے، وہ جہنم کا شدید دھواں ہوگا جس کی وجہ سے سانس گھٹ گھٹ جائے گا، لیکن جان نہیں نکلے گی۔قرآن بتاتا ہے:

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ * يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾

''اس وقت کا انتظار کرو جب جہنم کے اُفق پر دھویں کا ایک عظیم بادل چھا جائے گا جو جہنمیوں کو اپنے اندر ڈھانپ لے گا۔ یہ عذاب بڑا ہی ہولناک ہوگا۔'' (الدخان:۱۰،۱۱)

نیز فرمایا:﴿يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ﴾(الرحمٰن:۳۵)

''اے کافرو! تم پر آتش جہنم کے شعلے چھوڑے جائیں گے اور پھر سخت دھواں جو تم پر انتہائی گراں اور ناقابل برداشت ہوگا۔''

ابن جوزیؒ نے شواظ کی تفسیر میں تین اقوال ذکر کئے ہیں:

① جہنم کا (اونٹ نما) انگارہ ② شعلہ یا دھواں ③ آگ کا لپکا

اور نُحاس سے مراد آگ کا دھواں ہے یا وہ پگھلا ہوا تانبا جو دوزخیوں کے سروں پر اُنڈیلا جائے گا۔قرآن جہنم کے اس دھواں کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتا ہے:

﴿ إِنْطَلِقُوْا إِلٰى ظِلٍّ ذِي ثَلٰثِ شُعَبٍ * لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ * إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ * كَأَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ * ﴾ (المرسلات:۳۰تا۳۳)

''چلو اس سائے کی طرف جو شاخوں والا ہے، نہ ٹھنڈک پہنچانے والا اور نہ آگ کی لپیٹ سے بچانے والا۔ وہ آگ محلات جتنے بڑے بڑے انگارے پھینکے گی جو اُچھلتے ہوئے یوں لگیں گے گویا وہ زرد اونٹ ہیں، تباہی ہے اس روز جھٹلانے والوں کے لئے۔''

جہنم کا غیض وغضب اور دھاڑنا

کائنات کا ربّ ہمیں بتاتا ہے کہ جب جہنم دوزخیوں کو دور سے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھے گی تو غصہ سے بپھر جائے گی اور دھاڑے گی:

﴿إِذَا رَأَتْهُمْ مِنْ مَّكَانٍ بَّعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا﴾ (الفرقان:۱۲)

اس کے بعد ستر ہزار فرشتوں کے ہاتھوں لگاموں میں جکڑی جہنم کی یہ آگ دوزخیوں پر چھوڑ دی جائے گی:

© rasailojaraid.com

﴿إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ﴾ (الملک:۸،۷)

''جب وہ جہنم میں پھینکے جائیں گے تو اس کے دھاڑنے کی خوفناک آواز سنیں گے اور وہ جوش کھاری ہوگی اور شدتِ غضب سے پھٹی جاتی ہوگی۔''

جہنم مخلوق ہے جو دیکھتی، سنتی، بولتی اور شکایت کرتی ہے!

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''روزِ قیامت آگ کے اندر سے ایک گردن اُٹھے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جو دیکھ رہی ہوں گی، سننے والے دو کان ہوں گے، وہ زبان سے بول کر کہے گی: آج مجھے تین قسم کے لوگوں سے نپٹنا ہے: «بکل جبار وبکل من دعا مع الله إلها آخر وبالمصورين»

''ہر سرکش جابر، غیر اللہ کی پرستش کرنے والا، اور تصاویر بنانے والے۔'' (صحیح ترمذی:۲۰۸۳)

اے غفلت کی نیند سونے والے! دیکھ کتنا ہولناک انجام ہے جس سے اللہ کا باغی دوچار ہوگا۔ کتنا وحشت ناک ہوگا یہ ٹھکانہ جو فاسق وفاجر کا جائے قرار ہوگا!!

اے ہوشمند! کیا اب بھی تجھے سوچ نہیں آئے گی؟

اے غفلت شعار! کیا اب بھی تو بیدار نہیں ہوگا؟

اے عقل مند! سوچ کر، اے غافل ہوش کر!!

يا غافلاً عن منايا ساقها القدر ماذا الذي بعد شيب الرأس تنتظر
عاين بقلبك إن العين غافلة عن الحقيقة واعلم أنها سقر
سوداء تزفر من غيظ أذا سعرت للظالمين فما تبقي ولا تزر
لو لم يكن لك غير الموت موعظة لكان فيه عن اللذات مزدجر

''اے موت سے غافل! اب تقدیر تجھے موت کی دہلیز پر لے آئی ہے، اب بڑھاپے کے بعد کس چیز کا انتظار کر رہے ہو۔''

''اگر آنکھ حقیقت کو دیکھنے سے غافل ہے تو دل کی آنکھ وا کر کے دیکھ کہ تیرے سامنے جہنم ہے''

''وہ اندھیری رات سے زیادہ سیاہ ہوگی جب ظالموں کو دیکھے گی تو غصہ سے دھاڑے گی پھر گوشت پوست سب کچھ چاٹ جائے گی اور کچھ بھی باقی نہ چھوڑے گی۔''

''اگر کوئی بھی چیز تجھے نصیحت کے لئے نہ ہوتی تو صرف موت ہی تیرے لئے عبرت اور

© rasailojaraid.com

لذت آفرینیوں سے دست کشی کے لئے کافی تھی۔''

بعض اسلاف نے 'إطباق' کا یہ معنی کیا ہے کہ اہل جہنم کے پورے جسم کو سخت تانبے کے لباس سے ڈھانپ دیا جائے گا جس کی وجہ سے ان کا سانس اندر ہی اندر گھٹ جائے گا پھر ان پر جہنم کی دھاڑتی ہوئی آگ چھوڑی جائے گی اور جہنم کے دروازے ان پر بند کردیئے جائیں اور ربّ الارباب ان پر سخت غضب ناک ہوں گے۔

جہنم کی وسعت اور گہرائی

فلک بوس دیواروں کے اندر گھری ہوئی جہنم کی وسعت اور گہرائی کا اندازہ اس حدیث رسول ﷺ سے کیا جاسکتا ہے:

«إن غلظ جلد الكافر اثنان وأربعين ذراعا وإن ضرسه مثل أُحُد وإن مجلسه من جهنم ما بين مكة والمدينة» (صحیح ترمذی:۲۰۸۷)

''جہنمی کافر کی جلد کی موٹائی ایک دیوہیکل شخص کے ۴۲ ہاتھ کے برابر ہوگی اور اس کی داڑھ مثل اُحد پہاڑ کے اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ اور مدینہ کے فاصلہ کے برابر ہوگی۔''

لوگو! ایک جہنمی انسان کے حدود اربعہ کا یہ حال ہے تو پھر اربوں کھربوں انسانوں کو دبوچ لینے والی جہنم کی وسعت کس قدر ہوگی؟ نیز جہنم کی گہرائی کتنی ہوگی؟ صحیح مسلم کی روایت ہے:

''حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ اچانک آپ ﷺ نے دھماکے کی آواز سنی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: صحابہ! تمہیں معلوم ہے یہ آواز کس چیز کی تھی؟ ہم نے کہا: اللہ اور اللہ کا رسولؐ ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس پتھر کے گرنے کی آواز تھی جو آج سے ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا اور وہ اب جہنم کی تہہ میں پہنچا ہے۔'' (صحیح مسلم:۷۰۹۶)

جہنم کی ہولناکی اور وسعت کا اندازہ کرو کہ سورج جو زمین سے ۸۰ گنا بڑا ہے اور چاند جو زمین سے ۱۴ گنا چھوٹا ہے۔ اللہ کی یہ دو عظیم مخلوقات دو بیلوں کی طرح ہوں گے۔

(مشكل الآثار للطحاوي، سلسلةالأحاديث الصحيحة :١/ ٢٣)

تہہ در تہہ جہنم

آتش جہنم کی شدت ایک سی نہیں بلکہ اہل جہنم کے اعمال کے لحاظ سے مختلف ہوگی۔ جتنا بڑا

کوئی اللہ کا باغی ہوگا، عذاب بھی اسی قدر سخت ہوگا۔ جہنم کا سب سے ہولناک درجہ سب سے نچلا درجہ ہے جو منافقین کے لئے خاص ہوگا: ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ (النساء:۱۴۵) ''یقین جانو کہ منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے۔''

نبی ﷺ نے ان مختلف عذابوں کی تصویر کشی ان الفاظ میں کی ہے:

«منهم من تأخذه النار إلىٰ كعبيه ومنهم تأخذه النار إلىٰ ركبتيه ومنهم من تأخذه النار إلى حجزته ومنهم من تأخذه النار إلى ترقوته»

''بعض کو آگ ٹخنوں تک پہنچے گی اور بعض کو گھٹنوں تک، بعض کو مونڈھوں تک اور بعض کو ہنسلی تک پکڑے گی۔'' (رواہ مسلم؛ ۷۰۹۹)

ابن رجبؒ فرماتے ہیں کہ اہل جہنم کو یہ عذاب ان بداعمالیوں اور معصیتوں کے لحاظ سے ہوگا جس پر چل کر انہوں نے اپنے لئے جہنم کی راہ ہموار کی ہوگی۔ چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ﴾ (الانعام:۱۳۲)

''ہر شخص کا درجہ اس کے عمل کے لحاظ سے ہے اور تمہارا ربّ لوگوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔''

اور ہر شخص کو اس کے عمل کے حساب سے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ کبیرہ گناہ کے مرتکب کو اسی حساب سے اور صغیرہ گناہ کے مرتکب کو اسی حساب سے۔ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ ''جنت کے درجے اوپر کو جاتے ہیں اور جہنم کی منزلیں نیچے کو جاتی ہیں۔''

اللہ تعالیٰ روزِ قیامت کفار، فجار، معبودانِ باطلہ جو اپنی پرستش پر خوش تھے اور پتھروں کو جہنم کا ایندھن بنائیں گے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچا لو، جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔'' (التحریم:۶)

﴿فَاتَّقُوْا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ﴾

''لوگو! اس آگ سے ڈر جاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے اور وہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔'' (البقرۃ:۲۴)

www.KitaboSunnat.com

© rasaeljarald.com

اکثر مفسرین کے نزدیک آگ کا ایندھن بننے والے اس پتھر سے مراد گندھک کا پتھر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں عذاب کی پانچ خاصیات ہیں جو دیگر پتھروں میں نہیں ہیں: ① جلدی جلانا ② نہایت بدبودار ③ دھوئیں کی کثرت ④ جسموں کو جلدی چمٹ جانا ⑤ شدید حرارت۔

اسی طرح معبودانِ باطلہ بھی جہنم کا ایندھن بنیں گے۔فرمانِ الٰہی ہے :

﴿إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ ٭ لَوْكَانَ هٰٓؤُلَاءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (الانبیاء:۹۸،۹۹)

''تم اور وہ تمام چیزیں جن کی اللہ کو چھوڑ کر پوجا کرتے ہو، دوزخ کا ایندھن ہیں،تم سب وہاں پہنچنے والے ہو۔اگر یہ چیزیں سچ مچ کومعبود ہوتیں تو کبھی دوزخ میں نہ پہنچتیں،لیکن اب سب اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

جہنم کے طوق اور بیڑیاں

قرآنِ مجید نے مختلف مقامات پر ان طوقوں اور بیڑیوں کا ذکر بڑے دہشت انگیز انداز میں کیا ہے کہ جن میں جکڑ کر مجرموں کو حوالہ جہنم کیا جائے گا:

﴿إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا وَأَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا﴾(الدہر:۴)

''کفر کرنے والوں کے لئے ہم نے زنجیریں اورطوق اوربھڑکتی ہوئی آگ تیارکررکھی ہے۔''

﴿خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ٭ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ٭ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ﴾ (الدخان:۴۸)

''(اللہ کی طرف سے فرشتوں کو حکم ہوگا) کہ اس ظالم کو پکڑو اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو۔ پھر اسے ستر ستر ہاتھ لمبی زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑ کر جہنم میں پھینک دو۔یہ نہ اللہ عزوجل پر ایمان لاتا تھا، نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔''

﴿إِذِ الأَغْلٰلُ فِيْ أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ يُسْحَبُوْنَ فِى الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِى النَّارِ يُسْجَرُوْنَ﴾ (الغافر:۷۱،۷۲)

''عنقریب انہیں معلوم ہوجائے گا جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور بیڑیاں جن میں جکڑ کر انہیں کھولتے ہوئے پانی کی طرف گھسیٹ کر لے جایا جائے گا اور پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔''

﴿إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَّجَحِيمًا وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا أَلِيمًا﴾ (المزمل:۱۲،۱۳)

''ان کے لئے بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی ہوئی آگ اور حلق میں پھنسنے والا کھانا اور دردناک عذاب۔''

ان آیات میں اللہ نے تین عذابوں کا تذکرہ کیا ہے:

الأغلال سے مراد وہ سنگل/زنجیریں ہیں جو دونوں ہاتھوں کو باندھنے کے بعد گردن کے ساتھ جکڑ دی جائیں گی اور أنکال سے مراد آگ کی وہ بیڑیاں ہیں جو اہل جہنم کے پاؤں میں ڈالی جائیں گی، جبکہ السلاسل سے یہ وہ بڑے بڑے سنگل ہیں جن سے اہل جہنم کو باندھ کر چہروں کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینکا جائے گا۔

لوہے کے گرز

جہنم کا اندھیرا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجائی نہ دے گا، پھر آگ کی شدت، محلات جیسے بڑے بڑے انگارے پھر جہنم کی دہشت انگیز دھاڑ، ہرطرف چیخ وپکار! جہنم کا یہ خوفناک منظر دیکھ کر وہ مجرم انسان جہنم سے باہر نکل بھاگنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارے گا اور باہر نکلنے کی کوشش کرے گا۔لیکن جہنم کے فرشتے اس کے سر پر لوہے کے بڑے بڑے گرز ماریں گے، جس سے سر ریزہ ریزہ ہوجائے گا اور وہ اس مار سے جہنم کی تہہ تک چلا جائے گا۔

قرآن اس خوفناک منظر کو بیان کرتا ہے:

﴿وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ كُلَّمَا أَرَادُوْا أَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ﴾ (الحج:۲۱)

''اوران کی خبر لینے کیلئے لوہے کے گرز ہوں گے۔ جب کبھی وہ گھبرا کر جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے، فرشتے لوہے کے گرز مار کر واپس دھکیل دیں گے کہ چکھواب جلنے کی سزا کا مزہ۔''

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ

''اہل جہنم کے سروں پر جب لوہے کے گرز پڑیں گے تو وہ کھولتے ہوئے پانی کے حوضوں میں نیچے ہی نیچے غرق ہوتے جائیں گے اور جہنم کی تہہ تک چلے جائیں گے جس طرح کہ دنیا میں کوئی آدمی پانی میں غرق ہوتا ہے تو نیچے ہی نیچے چلا جاتا ہے۔'' أعاذنا الله منه

© rasailojaraid.com

جہنم کے داروغے

یہ وہ فرشتے ہیں جو اہل جہنم کو عذاب دینے پر مامور ہوں گے۔ بڑے بڑے دیوہیکل، دہشت آمیز شکلیں جو کسی پر ترس نہیں کھائیں گے اور اللہ کے حکم سے سرِمو انحراف نہیں کریں گے۔سورۃ التحریم میں اللہ فرماتے ہیں:

﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلائِكَةٌ غِلاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ﴾

''اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل عیال کو جہنم کی اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔جس پر نہایت تندخو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم انہیں دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔''(التحریم:۶)

ایک ایک داروغہ قوت اور جسامت کے لحاظ سے پوری کائنات پر بھاری ہوگا۔اور جہنم کے داروغوں کے سربراہ کا نام مَالك ہے جس کو نبی ﷺ نے معراج کے موقعہ پر دیکھا تھا۔

جہنمیوں کا کھانا

قرآن وسنت میں اہل جہنم کے کھانے کی اس انداز سے تصویر کشی کی گئی ہے کہ پڑھنے والا یوں محسوس کرتا ہے گویا وہ ان زہرناک کھانوں کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہے۔اس کے ذائقہ کی چبھن اسے زبان پر لگتی محسوس ہوتی ہے۔ یہ بدبودار، زہریلا اور کربناک کھانا جس کی زہر اور بدبو بدن کے انگ انگ میں پھیل جائے گی وہ انتڑیوں کو کاٹ کر رکھ دے گا۔پیغمبر ﷺ کا یہ ارشاد پڑھ کر اہل جہنم کی کے زہر آگیں کھانے کی ہولناکی کا اندازہ بخوبی کیا جاسکتا ہے:

«لو أن قطرة من الزقوم قطرت في الدنيا لأفسدت على أهل الأرض من معايشهم فكيف بمن تكون طعامه»

(سنن الترمذي: باب ما جاء في صفة شراب أهل النار، رقم:٢٥٨٥)

''اگر جہنمی زقوم کا ایک قطرہ دارِ دنیا میں پھینک دیا جائے تو روئے ارض پر موجود ہر چیز گل سڑ جائے تو اندازہ کرو جن کا یہ کھانا ہوگا ان کا کیا حال ہوگا؟''

﴿إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ❊ طَعَامُ الأَثِيْمِ ❊ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِيْ الْبُطُوْنِ ❊

© rasailojaraid.com

كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ٭ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ إِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ٭ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَأسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ٭ ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ﴾ (الدخان۴۴تا۴۷)

''زقوم کا درخت مجرم کا کھانا ہوگا، تیل کی تلچھٹ جیسا۔ پیٹوں میں اس طرح جوش کھائے گا جیسے کھولتا ہوا پانی جوش کھاتا ہے۔ (اللہ کی طرف سے حکم ہوگا کہ) پکڑ لو اس مجرم کو اور گھسیٹتے ہوئے جہنم کے اندر لے جاؤ اور اس کے سر کے اوپر جہنم کا کھولتا ہوا پانی ڈالو۔ لو اب چکھو اس عذاب کا مزا! تو دنیا میں بڑا زبردست اور عزت دار بنتا تھا۔''

اب جہنمی درخت کا حال کہ کتنا خوفناک، زہریلا اور صبر آزما ہوگا:

﴿أَذٰلِكَ خَيْرٌ نُزُلاً أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ٭ إِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ٭ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيٓ أَصْلِ الْجَحِيْمِ ٭ طَلْعُهَا كَأَنَّهٗ رُؤُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ٭ فَإِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ٭ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ٭ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيْمِ﴾ (الصافات:۶۲ تا ۷۰)

''بتاؤ! یہ ضیافت اچھی ہے یا زقوم کا درخت؟ ہم نے اس درخت کو ظالموں کے لئے فتنہ بنا دیا ہے۔ وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی تہہ سے نکلتا ہے۔ اس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے شیطانوں کے سر۔ جہنمی اسے کھائیں گے اور اس سے پیٹ بھریں گے۔ پھر اس پر پینے کے لئے اُنہیں کھولتا ہوا پانی ملے گا۔ اس کے بعد ان کی واپسی اسی آتش جہنم کی طرف ہوگی۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا اور انہیں کے نقش قدم پر دوڑ چلے۔''

لیکن یہ کھانا شدت بھوک سے کفایت نہیں کرے گا اور نہ ہی جسمانی قوت کیلئے سودمند ہوگا

﴿لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ٭ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ﴾

''ایک کانٹوں والی، بدبودار اور زہریلی گھاس کے سوا اور کوئی کھانا ان کے لئے نہ ہوگا جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک مٹائے گا۔'' (الغاشیہ:۶،۷)

اس کے علاوہ ان مجرموں کا کھانا جہنمیوں کی وہ بدبودار پیپ ہوگی جو جہنم کی گرمی اور لپٹ کی وجہ سے ان کے گوشت اور جلدوں سے بہے گی۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِيْنَ ٭ لَا يَأْكُلُهٗ إِلَّا الْخَاطِئُوْنَ﴾ (الحاقہ:۳۶،۳۷)

''اور ان کا کھانا جہنمیوں کے زخموں سے بہنے والی پیپ ہوگی جس کو صرف اللہ کے یہ

نافرمان کھائیں گے۔''

﴿لاَ يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلاَ شَرَابًا*إلاَّ حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا* جَزَاءً وِّفَاقًا﴾ (النبأ۲۴تا۲۶)

''جہنم کے اندر کسی ٹھنڈک اور پینے کے قابل کسی چیز کا مزہ وہ نہ چکھیں گے۔ کچھ ملے گا تو بس گرم پانی اور جہنمیوں کا دھوون اور پیپ۔ یہ ان کی بداعمالیوں کا بھرپور بدلہ ہوگا!!''

لوگو! یہ ہوگا وہ کھانا جس سے جہنمی شدتِ بھوک کی آگ بجھانا چاہیں گے لیکن خاردار کھانا ان کے حلق میں پھنس جائے گا۔ آلام کی شدت سے جہنمیوں کی چیخیں نکل جائیں گی اور وہ اس کھانے کو حلق سے اُتارنے کے لئے پیاسے اونٹ کی طرح پانی کی طرف لپکیں گے اور پانی پانی کی فریاد کریں گے :

﴿وَإنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِيْ الْوُجُوْه بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَ تْ مُرْتَفَقًا﴾ (الکہف:۲۹)

''وہاں اگر وہ پانی کی فریاد کریں گے تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی جو پگھلا ہوا تانبا ہوگا اور ان کا منہ بھون ڈالے گا، کتنا بدترین ہوگا یہ پینا اور کتنی بری ہوگی یہ آرام گاہ!''

اور یہ پانی اتنا شدید گرم ہوگا کہ جہنمیوں کی انتڑیاں کاٹ کر رکھ دے گا:

﴿وَسُقُوْا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَ هُمْ﴾ (محمد:۱۵)

''انہیں ایسا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں کاٹ دے گا۔'' نیز فرمایا:

﴿وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ مِّنْ وَّرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلاَ يَكَادُ يُسِيْغُهٗ﴾ (ابراہیم:۱۶،۱۷)

''انہوں نے فیصلہ چاہا تھا (تو یوں ان کا فیصلہ ہوا) کہ ہر جابر دشمن نے منہ کی کھائی اور آگے اس کے لئے جہنم ہے، جہاں اسے کچ لہو کا سا پانی پلایا جائے گا جسے وہ زبردستی حلق سے اُتارنے کی کوشش کرے گا، لیکن مشکل سے ہی اُتار سکے گا۔''

قرآن جہنمیوں کے لئے پانچ طرح کے مشروبات کا تذکرہ کرتا ہے :

① حمیم: یہ وہ شدید گرم پانی ہوگا کہ اس کی شدت کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔

② آن : اس سے مراد وہ پانی ہے جس کی گرمی کی شدت آخری حد کو پہنچی ہوئی ہو۔

③ غسّاق: اس سے مراد بدبودار پیپ ہے جو اہل جہنم کو پینے کے لئے ملے گی۔

رسول اللہ کا فرمان ہے جو ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''غساق کا اگر ایک ڈول کائنات میں بہا دیا جائے تو پوری کائنات ہولناک بدبو اور سڑاند کی لپیٹ میں آجائے۔''(رواہ الحاکم وصححه ؛ مستدرک حاکم:۴/۶۰۲)

④ الصدید: اس سے مراد وہ کچ لہو ہے جو کافروں کے جسموں سے بہے گا اور پھر جہنمیوں کو پینے کے لئے دیا جائے گا۔اس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر یہ قسم ڈال لی ہے کہ وہ دنیا میں شراب پینے والوں کی تواضع جہنمیوں کے طینة الخبال سے کرے گا۔ لوگوں نے پوچھا :یارسول اللہ ﷺ!طینة الخبال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہنمیوں کے جسموں سے بہنے والا بدبودار کچ لہو۔ (ترمذي؛ ٣٦٨٠، كتاب الأشربة، باب النهي عن السكر، مسند أحمد:٤٨٩٨)

⑤ المُهل: تلچھٹ یا پگھلا ہوا تانبا۔ ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

''جہنمی جب اسے پینے کے لئے اپنے قریب کرے گا تو شدتِ حرارت سے اس کی چہرے کی کھال جل کر اس کے اندر گر جائے گی۔'' (مستدرک حاکم:۴/۶۰۴)

اہل جہنم کا لباس

قرآنِ کریم ہمیں بتاتا ہے کہ اہل جہنم کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا:

﴿فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَارٍ﴾ (الحج:۱۹)

''وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا،ان کے لئے آگ کے لباس کاٹے جاچکے ہیں۔''

یہ لباس زینت وتفاخر کا لباس نہیں ہوگا، بلکہ عبرت اور عذاب کا لباس ہوگا۔فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الأَصْفَادِ * سَرَابِيْلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ﴾ (ابراہیم:۴۹)

''اس روز تم مجرموں کو دیکھو گے، تارکول کا لباس پہنے ہوئے ہوں گے اور آگ کے شعلے ان کے چہروں پر چھائے جارہے ہوں گے۔'' نیز فرمایا:

﴿لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٌ﴾ (الاعراف:۴۱)

''ان کے نیچے آگ کا بچھونا ہوگا اوپر آگ کی چادر......''

www.KitaboSunnat.com
© rasaileJaraid.com

© rasailojaraid.com

لوگو! ان جہنمیوں کے حال پر غور کرو جو تارکول اور پگھلے ہوئے تانبے کے لباس میں جکڑے ہوں گے۔ ایک شاعر اس ذلت وخواری کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتا ہے:

لقد خاب من أولاد آدم من سقى إلى النار مغلول القلادة أزرفا
يساق إلى نار الجحيم سربلا سرابيل قطران لباسا محرما

''آدم کی اس اولاد کی ذلت وخواری کا تصور کرو جو آگ کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی جہنم کی طرف ہانکی جائے گی۔ پھر اس پر بس نہیں، بلکہ اسے تارکول کا لباس پہنا کر آتش جہنم کی طرف چلایا جائے گا جو اس کے جسم کو پگھلا کر رکھ دے گا۔''

''پھر جب جہنم کے اندر انہیں کافروں کے جسم سے بہنے والا کھولتا ہوا کچ لہو پلایا جائے گا تو اس کی گرمی سے ان کا پورا جسم پھٹ کر ریزہ ریزہ ہوجائے گا۔''

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ ہر شخص کو اس کے عمل کے حساب سے بدلہ ملے گا، چنانچہ جس شخص کو جہنم کا سب سے ہلکا عذاب ہوگا، اس کے بارے میں نبی ﷺ کا بیان ہے:

«إن أهون أهل النار عذابا من له نعلان وشراكان من نار يغلي منها دماغه كما يغلي المرجل ما يرى أن أحدا أشد منه عذابا وإنه لأهونهم عذابا»

''دوزخیوں میں سے جس شخص کو سب سے کم ترین عذاب ہوگا، اسے آگ کے دو جوتے اور دو تسمے پہنائے جائیں گے۔ ان کی شدتِ حرارت سے اس کا دماغ اس طرح کھولے جس طرح تیز آگ پر دیگچی کا پانی کھولتا ہے اور وہ یہی سمجھے گا کہ مجھ سے بڑھ کر کسی کو عذاب نہیں ہوسکتا، حالانکہ اسے سب سے کم عذاب ہورہا ہوگا۔'' (مسلم:۵۱۶)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس شخص کو جہنم میں سب سے کم ترین عذاب ہوگا، اس کے تلوؤں کے نیچے آگ کے دو انگارے رکھے جائیں گے جس کی وجہ سے اس کا دماغ اس طرح کھولے گا جس طرح تیز آگ پر منہ بند ہنڈیا (پریشر ککر) کھولتی ہے۔'' (متفق علیہ؛ بخاری:۶۵۶۲)

اندازہ کرو اس شخص کے حال کا جو سب سے بڑھ کے عذاب میں مبتلا ہوگا۔ (باقی آئندہ)

خوشخبری ماہنامہ محدث کے جنوری ۱۹۹۹ء سے ۲۰۰۴ء (چھ سال) تک کے تمام شمارے ایک سی ڈی میں دستیاب ہیں۔ ان شماروں کے تمام مضامین کو **موضوعاتی اشاریہ** کے ساتھ بھی لنک کردیا گیا ہے۔
اُردو زبان میں اپنی نوعیت کی پہلی سی ڈی تیار کردہ ادارہ 'محدث' **قیمت صرف ۱۰۰ روپے**

www.KitaboSunnat.com